اوسکا لکھا اور فصل اول میں وہ احادیث کہ جو باب مسواک میں ہیں
فضایل اور فواید اور تاکید وغیرہ سے وارد ہوئی ہیں لکھیں فصل دویم میں
وہ حدیث کہ جسمیں فطرۃ کا بیان ہے معہ اوسکی شرح کی لکھی گئے
کہ اوسمیں مسواک بھی داخل ہے اور آداب خلا وغیرہ ذالک کا بیان ہے
اور خاتمہ میں وہ دعائیں مذکور ہیں کہ جو وضو میں وقت دھونے ہر عضو
پڑھی جاتے ہیں اور آخر کو بعضی دعائیں جو قرآن شریف میں وارد ہیں
لکھیں کہ اگر مسلمان اونکو پڑھا کریں اور وہ دعائیں مانگا کریں تو دنیا میں
بھی چین پاویں اور عقبی میں نجات دوزخ سے اور اگر چاہیں ان دعاؤں کو
نماز میں بعد تشہد اور درود کے پڑھا کریں تو بھی خوب ہو اور بعد اوسکے
ایک مناجات مختصر بجناب باری تعالے شانہ لکھی گئی خدای
قبول فرماوے اور اس رسالہ کا نام جلاء العیون فی افعال المسنون
اور یہ نام اسکا اس لئے رکھا گیا ہے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ مسواک
روشن کرتی ہے ابصار کو چنانچہ ذکر اسکا اسی رسالہ میں آویگا انشاء اللہ
اور اسیطرح تمام افعال مسنون موجب خنکی اور نور چشم ہیں فقط
مقدمہ جاننا چاہیے کہ مسواک کرنے سنت ہے باتفاق علماء کے
نزدیک وضو کے ہمارے نزدیک اور وقت وضو اور نماز کے
شافعی کی نزدیک اور پہلی نماز فجر اور ظہر کے بہت تاکید ہے
اور لکھا ہے علمائے کہ چالیس حدیثیں مسواک کی فضیلت میں واقع
اور فایدے مسواک کی بدن کی لئے اور منہ کے لئے بہت ہیں اور مسواک

کرنی مکروہ ہی مجلس مین اسطرح پر کہ ٹپکتی جاوی رال موہنہ سی خصوصًا
نزدیک علما اور بزرگون کی اور مسواک کرنی ہر حال مین مستحب اور
اچھی ہے اور نزدیک وضو اور پڑہنی قرآن کی اور زردی دانتونکی
اور مزہ بگڑنی موہنہ کے بسبب سونی یا چپ رہنی یا بہوک کی یا بسبب
کہانی چیز بدبو کی اور مانند انکی زیادہ مستحب ہے اور مسواک چاہیے کہ
درخت کڑوی سی ہووی اور پیلو کی درخت کی بہتر ہے چنانچہ حدیث
مین وارد ہی اور پکڑ کاری مسواک کی مانند چہنگلیا کی چاہی اور درازگی
مقدار ایک بالشت کی دانتون کی چوڑان پر مسواک کرے نہ لنبان پر
کہ اسسی مسوڑہی چہلتی ہین اور چاہی کہ وقت کلی کی مسواک کرے
اکثر علما یہی کہتی ہین اور بعضون نی کہا ہے کہ پہلی وضو کی کری اور اگر نہو
کسی کی پاس مسواک یا دانت ٹوٹی ہوئی ہون تو ملی داہنی ہاتہ کی انگلی سی
اور کہا امام نووی نی مستحب ہے یہہ کہ مسواک کری ساتہہ پیلو کی لکڑیکی
اور اگر مسواک کی نرم کرنیکو تہیر وغیرہ نہ ملی تو صاف کری دانت ساتہ
اوس چیز کی کہ دور کری ہمیزہ گی موہنہ کی مثل موٹی کپڑی کی اور انگلی کے
اور مستحب ہی ہر حال شروع کرنا داہنی طرفسی کذا ذکر الشیخ فی الترجمۃ وعلی
فی المرقات اور ہدایۃ الاسلام مین وقت شروع کرنی مسواک کی یہہ دعا
پڑہنی لکھی ہی اللّٰہم اجعل تسوکی ہذا تمحیصًا لذنوبی ومرضاۃً لک یا سیدی وبیض
بہ وجہی کما بیضت بہ اسنانی اور مسواک کرنیکی ترکیب یہہ ہی کہ پکڑی مسواک کو
اسطرح پر کہ چہنگلیا داہنی ہاتہہ کی نیچی مسواک کی رکہی اور تینون انگلیان

اندازہ مسواک

اوپر رکہی اور انگوٹہا ہی نیچی رکہی اور مسواک شروع اوپر کی دانتونکی طرفسی
کرے بعد اوسکی بائین طرف کی اوپر کی دانتونپر کری بعدہ اسیطرح
نیچی کی دائین طرف کی دانتون پر کری پہر نیچی کی بائین طرفکی دانتون پر
کری اسیطرح سی تین مرتبہ اوپر نیچی کری اور ہر مرتبہ مسواک کو پانی سی
دہولی اور تالو مین ہی مسواک کا استعمال کری ہکذا فی المستملے والصغیرے
والبحر الرایق اور ظفر جلیل مین ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ لازم کر و اپنی پر مسواک کرنی اس لئی کہ اوسمین دس خصلتین ہین
پاک کرتی ہی موہنہ کو اور راضی ہوتا ہی رب اور ناخوش ہوتا ہی شیطان
اور دوست رکہتی ہین ملایکہ اعمال لکہنی والی اور مضبوط ہوتی ہین مسوڑے
اور قطع ہوتا ہے بلغم اور آتی ہی موہنہ مین خوشبو اور دور کرتی ہے
پت کو اور روشن کرتی ہی بینائی کو اور دور کرتی ہی دانتونکی مرض کو
اور وہ سنت ہی پہر فرمایا کہ نماز مسواک والی افضل ہی ستر درجہ
اوس نماز پر کہ بغیر مسواک کی ہو کذا فی المنبہات انتہی اور طبرانی نی
کہ جبرانی نی معجم اوسط مین ابن عباس سی مرفوعًا روایت کی ہے
کہ مسواک پاک کرتی ہی موہنہ کو اور خوش کرتی ہی رب العالمین کو
اور روشن کرتی ہی چہرہ کو اور بینائی کو اور جامع کبیر مین لکہا ہے
کہ مسواک زیادہ کرتی ہی فصاحت کو اور پاک کرتی ہی موہنہ کو اور راضی
کرتی ہی رب کو اور صاف کرتی ہی دانتونکو اور خوشبو دار کرتے ہی
موہنہ کو اور مضبوط کرتی ہی مسوڑہونکو اور صاف کرتے ہے حلق کو

بلغم سی اور قطع کرتی ہی رطوبت کو اور تیز کرتی ہی نگاہ کو اور دیر مین لاتی
ہی بڑہاپی کو اور سپید کرتی ہی پشت کو اور دوچند کرتی ہی اجر کو اور آسان
کرتی ہی نزع کو اور یاد دلاتی ہی موت کی وقت کلمہ شہادت کو اور ہضم
کرتی ہی طعام کو اور سیاہی کا ٹیکا لگاتی ہی شیطان کو اور فراخ کرتی ہی
روزی کو اور دور کرتے ہے دانتونسی میل کو اور دفع کرتی ہے
دانتونکی درد کو اور قوی کرتی ہی معدی کو اور زیادہ کرتی ہی عقل کو
اور پاک کرتی ہی دل کو اور نورانی کرتی ہی موہنہ کو اور قوت دیتی ہے
دلکو اور رانکو اور شفا دیتی ہی ہر بیماریکو انتہی اور کہا گیا ہی کہ بیچ مسواک
کرنیکی ستتر فایدی ہین ادنی اوسکا یہہ ہی کہ یاد رکہیگا کلمہ شہادت کا
نزدیک موت کی اور افیون کہانیمین ستتر طرحکی ضرر ہین ادنی اون کا
یہہ ہی کہ بہول جاویگا کلمہ شہادة کا یعنی وقت موت کی یا بعد بچاینی
اس سی انتہی کذا ذکرہ علی فی المرقات اور جامع الرموز مین بیچ بیان
مسواک کی لکہا ہے کہ اس کلام مین اشارہ ہی طرف اسکی کہ مرد
اور عورت برابر ہین مسواک کرنیمین مگر یہہ کہ علمانے کہا ہی کہ مصطکی
رومی بیچ حق عورت کی منزلہ مسواک کی ہی انتہی الحمد للہ کہ مقدمہ
تمام ہوا وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ
اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ✤ **فصل پہلی** ✤ ذکر مین اون
احادیث کی جو اس باب مین وارد ہین بخاری و مسلم مین ابوہریرہ
رضی اللہ تعالی عنہ سی روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نی اگر مشکل سمجہاتا ہین اپنی امت پر البتہ حکم کرتا مین اونکو تاخیر کرنے عشا کے اور ساتہہ مسواک کرنیکی نزدیک ہر نماز کے ف اگر مجکو یہہ ڈر ہوتا کہ میری امت پر دشواری پڑیگی تو فرض کرتا مین اون پر تاخیر کرنا عشا کا یعنی تہائی رات تک یا آدہی رات تک پس اس تاخیر مستحب ہی نزدیک جمہور کی سوای امام شافعی رح کی اور فرض کرتا مین مسواک کرنی نزدیک ہر نماز کے یعنی وضو ہر نماز کی پس مقصد حضرت کا اس سی یہہ ہے کہ یہہ دونو باتین بہت مستحب ہین اور بڑی بزرگی کہتی ہین کذا ذکر علی فی المرقات شرح المشکوۃ اور صحیح مسلم مین شریح بن ہانی سے روایت ہی کہ کہا پوچہا مینی عائشہ رض سے کہ ساتہہ کس چیز کی شروع کرتی تہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت داخل ہوتی اپنی گہر مین کہا حضرت عائشہ رض نے شروع کرتے مسواک کرنے ف یعنی گہر مین جب حضرت تشریف لاتی تو پہلے مسواک کرتے یہہ بات بسبب لطافت مزاج اشرف کی تہی کہ شاید اگر بسبب چپ رہنی کی مجلس مین اور کلام کرنیکی لوگونسی موہنہ مین کچہہ تغیر آگیا ہو تو دور ہوجاوی اور یہہ حقیقت مین تعلیم ہی امت کی لئی کہ اپنی گہر کے لوگونسی اچہی طرح صحبت رکہین ساتہ نہایت پاکیزگی کے جتے کہ کلام کرنیکے لئے اور خلطہ ہونیکی لئی مسواک کر ڈالا کرین تاکہ کوئی بسبب بو کے موہنہ کے ایذا نہ پاوی اور کہا ابن حجر نی کہ تاکید ہی ہر شخص کو کہ داخل ہووے گہر اپنی مین یہہ کہ ابتدا کری ساتہ مسواک کی پس اس سی یہہ مین

خوشبو آتی ہی اور بہت سلوک ہوتا ہی گہر والوں سی اچہی کذا ذکر علی ستہ بیہ ہزاران
لوگ عمل اعمال ڈہونڈتی پہرتی ہین گہر کی سلوک کی لئی یہہ عمل مسنون کیون نہین
کرتی کہ تیر ہدف ہووی لیکن صدق نیت اور محبت سنت سی ہو تو سب کچہہ بن
آوے ۱۲ مولف اور بخاری مسلم مین حذیفہ سی روایت ہی کہا تہی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم جسوقت کہڑی ہوتی نماز تہجد کی لئی راتکو ملتی اور دہوتی موہنہ مبارک اپنا
ساتہ مسواک کی اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سی کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی مسواک سبب پاکی کی ہے واسطی موہند کی اور سبب
رضامندی کی ہی واسطی پروردگار کے روایت کی یہہ شافعی اور احمد اور
دارمی اور نسائی نے اور روایت کی بخاری نے بیچ صحیح اپنی کے
بغیر سند کی اور روایت ہی ابو ایوب سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی چار چیزین ہین طریقی رسولون کیسی حیا کرنی اور روایت
کیا گیا ہے ختنہ کرنا یعنی بعضی روایت مین بدلی الحیاء کی الختان آیا ہی
اور خوشبو لگانی اور مسواک کرنی اور نکاح کرنا روایت کیا اسکو ترمذی
نے ف چار چیزین طریقہ رسولون کیسی ہین یہہ بات باعتبار
اکثر کے فرمائی ہی کیونکہ بعضی چیز انمین سی بعضی نبی نی نہین بہی کے
جیسی کہ نکاح حضرت یحیی علیہ السلام نی نہین کیا اور مراد حیا سی یہہ ہی کہ
باز رکہی نفس کو بری بات بولنی اور بعضی روایت مین آیا ہے کہ حضرت
آدم اور حضرت شیث اور حضرت نوح اور حضرت ہود اور حضرت لوط
اور حضرت شعیب اور حضرت یوسف اور حضرت موسی اور حضرت

سلیمان اور حضرت ذکریا اور حضرت عیسی اور حضرت حنظلہ بن صفوان
جو نبی تھی اصحاب الرس کی اور حضرت محمد صلوات اللہ وسلامہ علیہم
اجمعین ختنہ کئی ہوئی پیدا ہوئی ہین اور بعضون نی حضرت کی ختنہ مین
اختلاف کیا ہے کہ بعد پیدا ہونیکی آپ کا ختنہ ہوا ہے اور حضرت خوشبو
لگاتی تھی ساتھ مشک کی اور ابن حجر نے لکہا ہی کہ مینی جمع کی ہین حدیثین
جو فضایل نکاح مین وارد ہوئی ہین وہ سوسی زیادہ ہین انتہی کذا ذکرہ الشیخ
وعلی فی الترجمۃ والمرقات اور روایت ہی عایشہ رض سے کہا تھی حضرت
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نسوتی رات کو اور نہ دنکو پس جاگتی مگر کہ مسواک
کرتی پہلے وضو سی روایت کی یہہ احمد اور ابو داؤد نے ف
اس حدیث سی معلوم ہوا کہ حضرت دنکو بہی آرام فرماتی تھی وقت قیلولہ کے
پس یہہ سنت ہی شب بیداری اسکی سبب سے آسان ہوتی ہی جیسیکہ
سحر کہانی سی روزہ آسان ہوتا ہی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ سوتی سی اوٹہکر
مسواک کرنی سنت موکد ہی بسبب سونیکی موہنہ مین تغیر آجاتا ہے
اس سی موہنہ صاف ہوجاتا ہی پہر احتمال ہی کہ حضرت وضو کی لئی دوبارہ
مسواک نکرتی ہون اسی پر اکتفا کرتی ہون اور یہہ بہی احتمال ہی کہ وضو کی لئی
دوبارہ مسواک کرتی ہون وقت ارادہ وضو کے یا نزدیک کلی کرنیکی
واللہ اعلم کذا ذکرہ علی فی المرقات شرح المشکوۃ اور روایت ہی عایشہ رض
سے کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرتی پس دیتی مجکو مسواک
تاکہ دہوؤن مین اسکو پس شروع کرتی ساتھ اوسکی پس مسواک کرتی مین

ف سوتی سی اوٹہکر مسواک کرنی سنت موکد ہے

پہر دہولی مین اوسکو اور دیتی مسواک حضرت کو روایت کی یہہ ابو داؤد
نے ف اسمین دلیل ہی اسپر کہ بعد مسواک کرنیکی دہولینا اوسکا مستحب ہی
اور کہا ابن ہمام نی کہ مستحب ہی یہہ کہ تین بار مسواک کری اور ہر بار پانی سے
دہووی اور مسواک نرم ہو اور حضرت عائشہ رضہ مسواک کو دہونی سے
پہلی موہنہ مین اس لئی پہیر لیتی تہین کہ لعاب مبارک کی برکت آپکو پہونچی
اور پہر حضرت کو اس لئی دیتی تہین کہ مسواک جو باقی رہ گئی ہی اوسکو پورا
کرین اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ کسیکے مسواک کری اوسکی ضامند سے
مکروہ نہین اور یہہ ہی معلوم ہوا کہ صالحین کی لعاب وغیرہ سی برکت حاصل
کرنی اچہی ہے انتہی کذا ذکر الشیخ وعلی اور روایت ہی ابن عمر سے
کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دیکہا مینی اپنی تئین خواب مین کہ کرتا ہون
مسواک پس آئی میری پاس دو شخص ایک اونمین بڑا تہا دوسری سی پس
ارادہ کیا مینی دینی مسواک کا چہوٹی کو اونمین سی پس کہا گیا واسطی میری
مقدم کر تو بڑی کو پس دی مینی مسواک بڑیکو اون دونومین سی روایت
کی یہہ بخاری مسلم نے ف اس سی بزرگی مسواک کی معلوم ہوئی
کہ ایسی چیز ہی کہ حکم ہوا بڑیکی دینی کا کہ فضل ہی چہوٹی سی اور اسمین
اشارہ ہی اسپر کہ کہانا اور خوشبو وغیرہ ڈالکے دینی مین بہی پہل بڑی سی
کری انتہی کذا ذکر الشیخ اور روایت ہی ابو امامہ سی کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین آئی میری پاس جبریل علیہ السلام کبہی
مگر کہ حکم کیا مجکو ساتہ مسواک کی تحقیق ڈرا مین اس سی کہ چہیل ڈالومین

اکھڑ جانے موہنہ اپنی کی روایت کی یہہ احمد نی ف یعنی بسبب تاکید کرنی
جبرئیل کی استعمال مسواک کا بہت کرتا ہون خوف ہوتا ہی مجہی موہنہ چہلنی کا
اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہت
بیان کیا مینی تم پر بیچ مقدمہ مسواک کی روایت کی یہہ بخاری نی ف
غرض اس کلام سی فضیلت بیان کرنی مسواک کی اور تاکید کرنی اوسپر
معلوم ہوتی ہی انتہی کذا ذکر علی اور روایت ہی حضرت عایشہؓ سی کہا ہی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرتی اور نزدیک اونکی دو شخص تہی
ایک اون دونومین سی بڑا تہا دوسری سی پس حی کی گئی طرف حضرتکی
بیچ بزرگی مسواک کی یہہ کہ مقدم کر تو بڑی کو دیتو مسواک بڑے کو اون
دونومین سی روایت کی یہہ ابو داؤد نے اور روایت ہی حضرت
عایشہؓ سی کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی بزرگ ہے اوس
نماز کی کہ مسواک کی گئی واسطی اوسکی یعنی نزدیک وضو کی اوپر اوس نماز
کی کہ نہین مسواک کی گئی واسطی اوسکی ستر درجی روایت کی یہہ بیہقی نے
شعب الایمان مین ف یعنی فضیلت مین اور زیادتی ثواب مین
وہ نماز ستر حصہ زیادہ ہوتی ہی اوس نماز پر انتہی کذا ذکرہ علی
اور روایت ہی ابوسلمہ سی کہ نقل کی زید بن خالد جہنی سی کہا سنا مینی
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی اگر نہ مشکل جانتا مین اوپر
امت اپنی کی البتہ حکم کرتا مین اونکو ساتہ مسواک کرنیکی نزدیک نماز
کے یعنی حکم کرتا کہ مسواک کرنی واجب ہی اور البتہ تاخیر کرتا مین نماز عشاکو

تہائی رات تک کہا پس بہی زید بن خالد حاضر ہوتی نماز و نکی لئی مسجد مین
اور مسواک اونکی اوپر کان اونکی ہوتی جگہہ قلم کی کان لکہنی والی کیسی
کہڑی ہوتی نماز کیطرف مگر مسواک کرتی پہر رکہہ لیتی اوسکو طرف جگہہ
اوسکی کی روایت کی ترمذی نی اور ابوداؤد نی مگر تحقیق ابوداؤد نی
نہین ذکر کیا ان لفظو نکو یعنی البتہ تاخیر کرتا مین نماز عشا کو اور کہا
ترمذی نی یہہ حدیث حسن صحیح ہے وصلی اللہ علی رسولہ محمد وآلہ وصحابہ
اجمعین فصل دوسرے بیان فطرۃ مین روایت ہی حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
دس چیزین ہین فطرۃ سی یعنی دین کی باتین ایک کم کرنا لبون کا اور
بڑہا دینا ڈارہی کا اور مسواک کرنی اور ناک مین پانی دینا اور ترشوانا
ناخونون کا اور دہونا جگہہ جوڑون کیکو اور دور کرنی بال بغلون کی
اور مونڈنی بال زیر ناف کی اور کم کرنا پانیکا یعنی استنجا کرنا ساتہہ پانیکی
کہا راویت کرنیوالی یعنی مصعب نی یاد کرا نی اور بہول گیا مین
دسوین چیز نہین گمان کرتا مین مگر یہہ کہ ہو کلی کرنی روایت کی یہہ
مسلم نی اور بیچ ایک روایت کی ختنہ بدلی بڑہانی ڈارہی کی یعنی
یہہ بات مصابیح والی نی کہی ف دس چیزین ہین فطرۃ سے
یعنی دس چیزین سب انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کی شریعت مین
سنت تہین اکثر علما کی نزدیک معنی فطرۃ کی یہی ہین اور سوا اسکے
اور اقوال بہی شرحونمین نقل ہین دبخوف درازگی کی اسپر اکتفا کیا

اور کم کرنا لبوں کا روایت مختار ہمیں یہی ہے کہ لبیں کتروایا ہی اسطرح
کتروا وی کہ کنارہ اوپر کی ہونٹ کا معلوم ہونے لگی اور ایک روایت
امام اعظم رح سے آئی ہی کہ لبیں مقدار بہوں کی چاہیئیں اور غازیوں کو
زیادہ بہی رکہنی جایز ہیں کہ باعث دہشت کی ہیں دشمنوں کی نظروں میں
اور اسطرح کتروانا کہ اونکا نشان بہی نہ باقی رہی اور مونڈوانا اونکا
مکروہ ہی اور بعضوں نی حرام لکہا ہے اور بعضوں نی اسکو بہی سنت
لکہا ہی اور داڑہی مقدار ایک مٹہی کی دراز چاہیئی کم اس سی نہو اور
اگر اس سی زیادہ بہی رکہی جایز ہے بشرطیکہ حد اعتدال سی نکل جاوی
اور منڈوانا اور پست کرنا داڑہی کا حرام ہی اور وضع اکثر مشرکوں کی ہی
مانند انگریز اور ہنود کی اور وضع ہی اونکی کہ جنکو دین میں سی حصہ نہیں کہ وہ
قلندری ہیں اور چہوڑنا داڑہی کا بقدر قبضہ کی واجب ہی سنت اسکو اسلئی
کہتی ہیں کہ ثابت سنت سی ہوا ہی جیسی نماز عید کو سنت کہتی ہیں اور بال داڑہی
کے لنبائی میں سی یا چوڑائی میں سی کترواکر برابر کرنی جایز ہیں لیکن مختار یہ ہے
کہ نہ کتروا وی اوسمیں سی کچہہ اور عورت کی اگر داڑہی نکل آوی اوسکو
منڈوا ڈالنا مستحب ہی اور مسواک کرنی سنت ہی بالاتفاق اور داؤد
نے کہا ہی کہ واجب ہی اور اسحاق نی یہہ بہی زیادہ کیا ہی کہ اگر اسکو
قصدا چہوڑیگا تو باطل ہوگی نماز اوسکی اور ناک میں پانی دینا وضو میں
سنت ہی اور غسل میں فرض اور یہی حکم کلی کا ہی کہ جو آگی مذکور ہوگا
اور ناخون کو اسیطرح کتروا دی جیسی سنت ادا ہو جاویگی لیکن اولی یہہ

کہ اسطرح کترا وی اول دائین ہاتہ کی انگلی شہادۃ کا پہر بیچ کی اونگلیکا پہر اوسکی پاس کی اونگلی کا پہر چہنگلیا کا پہر انگوہٹی کا پہر بائین ہاتہ کی چہنگلیا کا پہر اوسکی پاس کی اونگلیکا پہر بیچ کی اونگلی کا پہر شہادت کی اونگلی کا پہر انگوہٹے کا اور بعضون نی لکہاہی کہ دائین ہاتہ کی شہادت کی اونگلی سی شروع کرکر چہنگلیا تک پہونچی پہر بائین ہاتہ کی چہنگلیا سی شروع کرکر اوسکی انگوہٹے تک پہنچکر دائین ہاتہ کی انگوہٹے پر ختم کرے اور پاؤنکے یون کترواوی کہ دائین پاؤنکی چہنگلیا سی شروع کرے اور بائین پاؤن کی چہنگلیا پر ختم کرے اور لکہاہی علمانی کہ ناخون کترولنے جمعہ کی دن مستحب ہین اور بعضون نی دفن کرنا ناخونکا مستحب لکہاہی اور اگر پہینک دیوے تو کچہہ مضائقہ نہین اور پہینکدینا اونکا پاخانہ مین اور غسل کی جگہہ مین مکروہ ہی اور براجم کہ حدیث مین لفظ ہی سو اونگلیونکی گانٹہونکو اور اونکی اوپر کی پوست کو جو چنٹ دار ہوتاہی کہتی ہین کہ اوسمین اکثر میل جمع ہوجاتاہی خصوصًا جو لوگ کہ کار و بار کرتے ہین اونکی اونگلیان سخت ہوکر میل اوسمین بہت جم جاتاہی پس اونکی دہونیکی تاکید فرمائی اور بدنمین اور اعضا کہ اونمین گمان ہی میل کی جمع ہونیکا اونکی دہونیکا بہی یہی حکم ہے مانند کان اور بغل اور ناف اور مانند اونکی تنبیہ جب میل کی جمع ہونی سی یہہ تاکید دہونیکی ہی کہ پانی اوسمین پہونچے تو کہ وضو ہو اور غسل اور تری پہر اگر ناخونمین مثل آٹی یا خمیر وغیرہ کے جو سخت جمع ہو تو وہان کیونکر پانی پہونچی اور غسل اور تری اور وضو

ہو وی جیسیکہ فقہ کی کتابوںمین مذکور ہے اور ایسی ہی جو عورتین مسّی
لگاتی ہین اور اوس سی ہونٹو نپر پپڑی اور دانتونمین ریخ جمی ہے
وضو اور غسل کیونکر ہو کہ وضو اور غسل مین ہونٹ پر پانی پہونچانا اور
غسل مین دانت کی ریخ پر پانی پہونچانا فرض ہی مذہب حنفی مین پس جبکہ
فرض ہی ادا نہوا تو وضو یا غسل کیونکر ہوا اور جب وضو یا غسل نہوا
تو نماز پڑہی اس حال مین کیونکر درست ہوئی اور قرآن شریف پڑہنا
ایسی آدمی کو کیونکر روا ہوا اور اگر اس حال مین نماز یا قرآن شریف
پڑہی یا قرآن شریف کو ہاتہہ لگاوی یا مسجد مین داخل ہو تو کیونکر گنہگار نہو
عیاذا باللہ منہ ۱۲ مولف اور نتف جو حدیث مین وارد ہی سو وہ بال
اوکہیڑنیکو کہتی ہین سو اس سی معلوم ہوا کہ بغلو نکی بالونکا موںڈنا سنت
نہین ہی یعنی ہاتہہ سی اوکہیڑنی سنت ہین اور بعضون نی کہا کہ اوکہیڑنا انکا
افضل ہی اوسکی لئی کہ قوی ہو وی اوسپر یعنی متحمل اوسکی تکلیف کا ہو سکی
اور مونڈنا اور نورسی دور کرنا اونکا بہی جایز ہے لیکن افضل وہی ہے
جو بیان ہوا اور بال زیر ناف کی مونڈنی سنت ہین اور اوکہیڑنی اور
نورسی دور کرنی بہی یہی حکم رکہتی ہین اور قینچی سی کترنی مین سنت
نہین ادا ہوتی اور پانخانہ کی جگہہ کی گرد جو بال ہوتی ہین انکا دور کرنا بہی
مستحب ہی اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ بال زیر ناف کی حضرت نورہ سی
دور کرتی تہی وبعد ہلم اور عورت کو اوکہیڑنا انکا اولی ہی کیونکہ خاوند کی
رغبت زیادہ ہوتی ہی اور شہوت عورۃ کو نتانوین حصہ ہوتی ہے

اور مرد کو ایک حصہ لبین او کہیڑنی سی شہوت ضعیف ہوجاتی ہی اور مونڈنی
سے قوتی ہیں تناسل عورت کی وہ ہی اور مرد کی یہہ اور بال زیر ناف کے
مونڈنی اور بغلونکی بال اوکہیڑنی اور لبین لینی اور ناخون کتروانی چالیس دنکے
اندر ہی اندر کرلیا کری اس سی بڑہاوی نہین کہ مکروہ ہی اور انتقاص الماء
کا لفظ جو حدیث مین آیا ہی اوسکی دو معنی ہین ایک تو یہی جو راوی نی بیان
کی کہ استنجا کرنا پانی سی کہ اوسمین پانی خرچ ہوتا ہی اور کم ہوجاتا ہی اور دوسرا
یہہ کہ کم کرنا پیشاب کا ساتہہ استعمال پانیکی یعنی استنجا کرنی سے قطرہ پیشابکا
رک جاتا ہی اور ایک روایت مین بجای انتقاص کی انتفاص ساتہہ فی
اور ضاد معجمہ کی ہی معنی اوسکے یہہ ہین کہ چہڑکنا پانیکا ستر پر جیسیکہ حدیثونمین
مذکور ہی پس یہہ جو ہی دو تو چیزین سنت ہین اور ختنہ کرنا واجب ہی امام شافعی رح
کے نزدیک اور اکثر علما کی نزدیک مرد اور عورت پر اور امام اعظم رح کے
نزدیک مرد کو ختنہ کرنا سنت ہی اور عورت کو مکرمتہ یعنی اولے اور وہ
اسلام کی علامتونسی ہی اگر ایک شہر کی لوگ سب کی سب اوسکو
چہوڑ دین تو امام لڑی اونکی ساتہہ جیسیکہ حکم ہے اذان وغیرہ مین اور
وقت ختنہ کا بعضی کہتی ہین ساتوان دن ہی جیسیکہ عقیقہ کا اور بعضونکی نزدیکیا
سات برس اور بعضونکی نزدیک نوبرس اور بعضونکی نزدیک جب چاہی
حاصل یہہ کہ پہلی بالغ ہونیسی جب چاہی کری حضوصًا ہماری نزدیک کیونکہ
ختنہ کرنا سنت ہی اور ستر کا ڈہانکنا واجب ہی سنت کی ادا کرنیکی لیے
ترک کرنا واجب کا جایز نہین یعنی بعد بالغ ہونیکی ستر ڈہانکنا واجب

ہوجاتا ہی اب کریگا تو واجب ترک ہوجاویگا کہ ذکر علی و شیخ فاضل
جانا چاہیی کہ بیان فطرۃ مین جو کہ استنجا بہی داخل ہی اس لئی عاجز نے
کچہہ خلاصہ بیان آداب پانخانہ اور استنجے کا اس فائدہ مین لکہا ہی تا کہ جو کوئی
بہائی مسلمان طریقہ سنت سی غافل ہین وہ اس سی آگاہ ہوکی آداب
سنت کی موافق پانخانہ مین جایا کرین اور جہوٹا استنجا اور بڑا ڈہیلی سی
اور پانی سی بہی سنت کی موافق کیا کرین اور اس عاجز کو دعا خیر سے
یاد فرماوین اور اس فائدہ کو شروح مشکوٰۃ اور شروح حصن حصین اور فقہ
کی کتابون مثل مستملی اور صغیری اور قاضیخان اور وظائف النبی وغیرہ
لکہا سو معلوم کرنا چاہیی کہ جب آدمی ارادہ کری داخل ہونیکا پاخانہ مین
تو کہی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فرمایا آنحضرت صلعم نی کہ بسم اللہ کی کہنی سی
پردہ ہوجاتا ہی درمیان ستر امت میری کی اور آنکہون جنات کی پہر کہی
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ اور جب نکلی پاخانہ سی تو کہے
غُفْرَانَكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ
ف پناہ چاہنیکی وقت چاہی اس لئی ہی کہ جگہہ حاضر ہونے
شیاطین کی ہی چنانچہ یہہ مضمون زید ابن ارقم نی صحیح حدیث مین روایت
کیا ہی اور شیخ ابن حجر نے کہا ہے کہ جو لوگ ذکر کرنا ایسی وقت میں
مکروہ جانتی ہین جیسیکہ مذہب جمہور کا ہی وہ تفصیل کرتے ہین کہ اگر
اوس مکان مین ہو کہ پاخانہ ہی کی لیے بنا ہو پس کہی ان کلمات کو
پہلی داخل ہونیکی اور غیر اوسکی مین مثل جنگل وغیرہ کی پس چاہیی کہ

وقت شروع کی ہی اور جو کوئی اسوقت بہول جاوی اور مین اوسحالت مین یاد آوی تو دلسی کہی زبانسی نکہی اور نکلنی کی وقت مین بخشش چاہنی کے دو سبب ہین ایک یہہ کہ بخشش چاہتاہی فوت ہوئی ذکر زبانی سی کہ اوسحالت مین نہین ہو سکا ہی اس لئی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ترک ذکر زبانی کا نہین کرتی ہتی مگر بیچ وقت حاجت کی پس گویا کہ اپنی سے تقصیر جانکر تدارک اوسکا ساتہہ استغفار کی کرتاہی اور دوسرا سبب یہہ ہی کہ بخشش چاہتاہی تقصیر سی کہ بیچ وفا کرنی شکر نعمت بہنچی اچہی کہانیکی اور نکلنی فضلہ کی کہ ایذا دی واقع ہوئی ہی یہہ مضمون شیخ فخر الدین شارح حصن حصین نی لکہاہی اور مستحب ہی کہ پایخانہ مین کوئی ایسی چیز نلیجاوی کہ جسمین نام اللہ اور رسول کا ہو مانند مہر اور روپیہ وغیرہا کی اور پردہ میں بیٹہی اور دور جاوی جنگل مین کہ کوئی اوسکو نہ دیکہی اور سر ڈہانکی چادر ساتہہ اور کپڑا نہ اوٹہاوی یہانتک کہ قریب ہووی زمین سی اور تکیہ کری بائین ہاتہہ پر اور کہڑا رکہی دائین کو اور پشت ورو قبلہ اور بیت المقدس اور سورج اور چاند اور ہوا کیطرف نہ کری اور تین ڈہیلوں سی یا پانچ یا سات سی پاک کری اور ہڈی اور کوئلی اور گوبر سی پاک نکرے اور گرمی مین اول ڈہیلا پیچہی کو لیجاوی اور دوسرا آگی کو اس لئی کہ گرمی مین خصیی لٹک جاتی ہین اگر پہلی آگی کو پیچہی سی لاویگا تو خصیی نجاست مین بہر جاوینگی اور جاڑہ مین اسکی برخلاف ہوتاہی اور تیسرا پہر پیچہی کو اور جاڑہ مین عکس اسکی کرے اور عورت ہر موسم مین ڈہیلی لی بطور

یعنی مرد کی جاڑی مین اور نام اللہ تعالی کا نہ لیوی اور نہ کلام کرے
پاےخانہ مین مگر کہ جب ایسی کوئی ضرورت ہو اور گنہگاری نہین اور نہ تہوکی
اور نہ سنکے ناک اور نہ جواب چھینک کا دی اور نہ جواب سلام کا دی اور نہ
جواب مؤذن کا دی مگر لیسی اور داہنا ہاتہ ستر کو نہ لگاوی اور گہاٹ پر
اور راہ مین اور سایہ دار درخت کی نیچی کہ لوگ اُن آرام پاتی ہین پاےخانہ
نہ پہری پہر ہاتہ دہووی اور استنجا کری بائین ہاتہ سی ڈہیلی عضا کو کر
مگر جکیہ روزی سی ہو احتیاط سی کری اور اول بیچ کی اونگلی اونچی کر کے
پانی سی استنجا کری پہر چہنگلیا کی پاس کی اونگلی سی پہر چہنگلیا سی پہر شہادت کی
اونگلی سی یہانتک کہ خوب خاطر جمع کری اور بدن اسکا چڑ چڑ بولنی لگی
پہر ہاتہ دہووی بعد فراغ کی اور بسم اللہ کہی اول ہی اور بعد ہی اور یہہ بہی
آداب سی ہی یعنی مستحب ہی کہ بعد آبدست کی کپڑ لیسی موضع استنجا کو خشک
کر کی کہڑا ہو پس جب نکلی پاےخانہ سی داہان پاؤن نکال کر دعا مذکور
پڑہی اور داخل ہوتی ہوئی بایان پاؤن پہلے رکہے بسم اللہ کہکر
اور اسیطرح پیشاب کر نہین ہی قبلہ وغیرہ کیطرف پشت ورو نکرے
اور ہوا کی رخ سی بچی تا چہینٹی نہ پڑین اور نرم زمین پر پیشاب کرے
پتہر پر اور پانی جاری اور غیر جاری مین اور نیچے درخت میوہ دار کے اور
کناری نہر جاری کی اور نہانیکی جای نکری اور کہڑی ہو کر اور بیچ نالہ
اور کہتہ نجاست کی پر نہ کری اور پیشاب برتن مین جمع نکری اور کلام و
غیرہ جو پہلی گذرا نکری بعد از ان ڈہیلی پر خشک کری چہل قدمی کر کر

کہنکار کر پہر پانی سی دہووی کہ قطری کی بند ہو سکی یہی بمنزلہ داغ دی نکی ہی جیسیکہ حدیث مین وارد ہی انہی تنبیہ جانا چاہیی کہ جب چہوٹا استنجا پاک کری ڈہیلی سی تو خوب احتیاط کری کہ قطرہ رہ نجاوی کہ پہر کپڑا گندا ہو بلکہ یون چاہیی کہ ٹہل قدمی کر کرا اور ستر کو کہینچ کر اور سونت سونت کر ڈہیلے سے خشک کری تو کہ عذاب سی بچی صحیح مسلم مین آیا ہی کہ گذری نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو قبرون پرپس فرمایا تحقیق صاحب ان دونون کی عذاب کئی جاتی ہین اور نہین عذاب کئی جاتی بیچ بڑی چیز کی کہ بچنا اوس سی مشکل ہو ایک اونمین تہا کہ طلب پاکی کی نہین کرتا تہا پیشاب سی اور دوسرا پس تہا چلتا ساتہہ چغلی کی الحدیث اور ایک روایت مین آیا ہی کہ پہلا شخص مذکور ستر کو جہاڑتا اور کہینچتا نہ تہا ساتہہ زور کی تاکہ قطرہ پیشاب کا کہ اندر رہ گیا ہو تو بالکل نکلجاوی یعنی قطرہ اچہی طرح جہاڑ کر نہ نکالتا تہا پس پاکی پیشاب سی نکرنی کبیرہ گنا ہونی ہے اور سبب بطلان نماز کی ہوتی ہی اور بعضون کو جو وہم لی گہیرا انسے کہ ڈہیلی سی پیشاب خشک کرنا حضرت سی ثابت نہین ہوا ہی پس ہر کسیکو چاہیی کہ ڈہیلا بعد پیشاب کی نلیا کری یہہ بات گمراہی کی ہی جسکا مزاج قوی ہو اور یقین ہو قطرہ نہ آنیکا البتہ اوسکو تو پانی کافی ہوگا اور جسکو قطرہ دیر تک آتا رہتا ہوگا جیسیکہ اکثر لوگونکو ایساہی اتفاق ہوتا ہی وہ ڈہیلا نہ لیگا تو ضرور پائجامہ گندا ہوگا اگر حضرت صلعم سی نہین ثابت ہوا تو باعث یہہ ہی کہ مزاج حضرت صلعم کا قوی تہا حاجت نہ تہی اب حضرت صلی مثلا فصد نہ لی ہو تو اب جسکو حاجت پڑی وہ یہی کہی کہ ہم نہین لیتی یہہ کہنا اوسکا ضرر کریگا

غرض شارع کی درایت کرنی چاہئی کہ بہین تاکید طہارت کی کی ہی ہر نوع
طہارت حاصل کرنی چاہئی ایسی حیلہ کر کر گندی کپڑی لیکر نماز پڑہنی محض
باطل ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اکثر عذاب قبر پیشاب سی
ہوتاہی پاکی کیا کرو پیشاب سی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
پرہیز کرو پیشاب سی پس تحقیق وہ اول اوس چیز کاہی کہ حساب مین گرفتار
ہوگا بندہ بسبب اوسکی قبر مین روایت کی آنکو طبرانی نی اور سوا اسکے
حضرت عمر سی رضہ ڈہیلا لینا بعد پیشاب کی آیاہی اور فعل صحابی کا حجت
ہے کہ فرمایاہی لازم پکڑو میری سنت اور سنت خلفاء راشدین
مہدیین کی چنانچہ وہ روایت مصنف ابن ابی شیبہ مین منقول ہے
وہ یہہ ہی کہ تہی حضرت عمر رضہ جب پیشاب کرتی پہیرتی ستر اپنا دیوار پر
یا پتہر پر اور نہ لگاتی اوسکو پانی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
رح نے ازالۃ الخفا مین لکہاہے کہ اسپر اجماع اہل سنت کاہی یہہ مضمون
مختصر مظاہر حق کاہی اور مؤلف عاجز کا اللہ تعالی سبکو عمل سنت نصیب کرے
آمین یا اله العالمین **خاتمہ** بیانمین اون دعاؤنکی جو وقت دہونے
اعضاء وضو کی پڑہی جاتی ہین اور وہ مستحبات سی اور آثار سلف سی ہین اور مذکور
ہین بعضی اونکی کتب فقہ مین اور بعضی کتب حدیث مین حدیث شریف مین
آیاہی کہ جو کوئی وضو پر وضو کرتاہی دس نیکیان لکہی جاتی ہین اور روبہ قبلہ
اور اونچی پر وضو کی لئے بیٹہی اور کوئی شخص وضو نکرواوی مگر بعذر اور کلام
غیر ضروری نکری بلکہ دعائیں ماثورہ پڑہی وضو کرتے مین حضور قلب سے

اور غور کرے اونکی مضمونونمین کہ تمام بہلائیان دنیا و دین کی اونمین بہری
ہین تو کہ لذت بہی حاصل ہو اور ثواب بہی بہت پاوی جیسیکہ قریب ہی کہ آتا ہے
ذکر اونکا انشاء اللہ تعالے اور مظاہر حق مین لکہا ہی کہ مستحب ہین یہہ
اذکار نہانی والیکی لیے بہی انتہی اور پہلی آنی وقت نماز کی وضو کرے
اور بہت ہین آداب وضو کی فقہ کی کتابونمین دیکہنا چاہئی لیکن چاہیئے
کہ کئی باتونکا لحاظ رکہی ایک تو یہہ کہ پانی وضو مین زیادہ حاجت سی
نخرچ کیا کری کہ مکروہ تحریمی ہی اور وقف پانی مین اسراف کرنا حرام ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مُدسی وضو کرتی ہتی اور چار مُدسی لیکر
پانچ تک پانی سی غسل کرتی ہتی پس مومن کو چاہئی کہ اتباع حضرت کا
ہر حال مین ہاتہہ سی ندی کہ محبت مقتضی اسیکو ہی ورنہ جہوٹا دعوی ہے
اور مُد نام ایک پیمانہ کا ہی کہ اوسمین آدہ پاؤکم سیر بہر پانی آتا ہے
اور دوسری یہہ کہ مسواک کو ترک نکیا کری کہ سنت موکدہ ہی انتہی اور مستحب ہے
شہادتین کا پڑہنا نزدیک دہونی ہر عضو کی وضو مین اور شہادتین ان
کلمونکو کہتی ہین اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ اور دعا کری نزدیک دہونی ہر عضو کی ساتہہ اون دعاونکی
کہ آئی ہین آثار سلف صالحین سی ملا علی قاری اور شیخ فخر الدین نے
لکہا ہے کہ بسم اللہ پڑہنی پہلے وضو کی سنت موکدہ ہی نزدیک
جمہور کے اور ہدایہ مین مستحب لکہی ہے مذہب حنفی مین اور نزدیک
حنبلیونکی فرض ہی پس ایسی سنت ترک نکری اور منقول سلف سے

بیچ بسم اللہ وضو کی یہہ الفاظ ہین بِسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ
الْاِسْلَامِ اور بعضون نی کہا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہنا افضل ہی انہی ظفر جلیل
اور بعضون نی بعد دِیْنِ الْاِسْلَامِ کی لفظ کے یہہ الفاظ بہی زیادہ کئی
ہین اَلْاِسْلَامُ حَقٌّ وَالْکُفْرُ بَاطِلٌ اَلْاِسْلَامُ نُوْرٌ وَالْکُفْرُ ظُلْمَۃٌ پس بہتر یہہ ہی کہ سبکو
پڑہی کذا فی کتب الفقہ مولف پس کہی بعد بسم اللہ اور نیت کی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ
جَعَلَ الْمَاءَ طَهُوْرًا اور پہر پڑہی وقت دہونی ہاتو کی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ
لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ ابو موسی اشعری کہتی ہین کہ پانی لایا مین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی لئی واسطی وضو کی پس وضو کیا اور سنا مینی کہ پڑہتی
ہی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ آخر تک عرض کی مینی کہ یا رسول اللہ سنا مینی کہ ایسی ایسی
دعا آپ پڑہتی ہی فرمایا کہ کیا چہوڑا مینی کچہہ یعنے ایسی دعا کی مینی کہ جمع
کرنیوالی بہلائیون دنیا اور آخرت کی ہی کذا ذکر حلبی اور مستحب ہی ہر عضو
کے دہونی وقت بسم اللہ کو پڑہنی اور بعد دہونی کی کہنا صلی اللہ
علی سیدنا محمد وسلم اور نزدیک کلی کی پڑہے اَللّٰهُمَّ اسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِ نَبِیِّکَ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَاْسًا لَا اَظْمَاءُ بَعْدَهٗ اَبَدًا اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی
تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ اور وقت پانی دینی ناک
کے پڑہی اَللّٰهُمَّ لَا تُحَرِّمْنِیْ رَائِحَةَ نَعِیْمِکَ وَجَنَّاتِکَ اور بعضی روایت مین
یون آیا ہی اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَارْزُقْنِیْ مِنْ نَعِیْمِهَا وَلَا تَرْزُقْنِیْ رَائِحَةَ النَّارِ
اور منہہ دہونی وقت اَللّٰهُمَّ بَیِّضْ وَجْهِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَّلَا تُسَوِّدْ وَجْهِیْ
یَوْمَ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ اور داہنی ہاتہہ پر پانی ڈالتی وقت اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ

کتابی بیمینی وحاسبنی حسابا یسیرا اور بائین ہاتھہ پر پانی ڈالتی وقت اللّٰہم
لا تعطنی کتابی بشمالی ولا من وراء ظہری + اور مسح سر کے
وقت اللّٰہم حرم شعری وبشری علی النار واظلنی تحت ظل
عرشک یوم لا ظل الا ظل عرشک اور بعضی روایت مین
یون آیا ہی اللّٰہم غشنی برحمتک وانزل علی من برکاتک اور وقت
مسح کانونکی اللّٰہم اجعلنی من الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ اور وقت
مسح گردنکی اللّٰہم اعتق رقبتی من النار اسکی آگی ہدایہ الاسلام
مین یہہ کلمات زیادہ آئی ہین اللّٰہم انی اعوذ بک من السلاسل والاغلال
انتہی اور وقت داہنی پاؤن دہونیکی اللّٰہم ثبت قدمی علی
الصراط یوم تزل الاقدام اور بائین پاؤن پر اللّٰہم اجعل ذنبی مغفورا
وسعیی مشکورا وتجارتی لن تبور اور درود بہیجی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر
وقت دہونی ہر عضو کی وظائف النبی وفتاوی قاضیخان وسنملی اور گوہر
بیبہا وغیرہ اور منیۃ المصلی مین لکہا ہی کہ کہی نزدیک تمام ہونی وضو کے
یا اثنا وضوکی اللّٰہم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطہرین و
اجعلنی من عبادک الصالحین واجعلنی من الذین لا
خوف علیہم ولا ہم یحزنون اور یہہ کہی بعد فراغ وضو کے
سبحانک اللّٰہم وبحمدک اشہد ان لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک
واستغفرک واتوب الیک واشہد ان محمدا عبدک ورسولک
دیکہتا ہوا آسمانکی طرف انتہی اور حصن حصین مین ہی جو کوئی وضو کرے

پس کہی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ کہا جاتا ہی
اوسکی لئی یعنی یہہ لعینہ یا ثواب اسکا پرچہ کاغذ مین اور کیا جاتا ہی سربمہر پس
نہین توڑی جاتی ہی مہر قیامت تک یعنی نہین خلل کرتی اوسکو کوئی چیز
نقل کی یہہ طبرانی نے اور صغیری مین ہی کہ مستحبات سی ہی یہہ کہ پڑہے
بعد فراغ وضو کی سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَا ایک مرتبہ یا دو مرتبہ اس لئی کہ روایت
کیا گیا ہی کہ جو کوئی پڑہی اسکو پیچھی وضو کی بخشتی اللہ اوسکی لئی گناہ پچاس
برسکی انتہی اور فتاوی قاضیخان مین لکہا ہی کہ جب فارغ ہو وضو سی
کہڑا ہووی اور کہی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اور پیوی بچا ہوا پانی وضو اپنی کا کہڑی ہوئی انتہی اور مستحبات سی ہی یہہ
کہ پیوی بچا ہوا پانی وضو اپنی کا سب یا تہوڑا کہڑی یا بیٹہی رو بقبلہ ہوکر
اسیطرح سی ہی خلاصہ مین اس لئی کہ روایت کیا گیا ہی حضرت علی رضی اللہ
عنہ سی کہ تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کرتی اسکو اور کہی بعد پینی پانی کے یہہ
اَللّٰهُمَّ اشْفِنِيْ بِشِفَائِكَ وَدَاوِنِيْ بِدَوَائِكَ فَاعْصِمْنِيْ مِنَ الْوَهْلِ
وَالْاَمْرَاضِ وَالْاَوْجَاعِ اور مکروہ ہی یعنی تنزیہی کہڑی ہوکر پانی پینا مگر
اس جگہہ یعنی پینا بچا ہوا پانی وضو کا اور پینا زمزم کا پانی اس لئے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا پانی زمزم کا کہڑی انتہی منیہ و صغیری
اور مشکوۃ شریف مین ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین
تم مین سی کہ وضو کری پس نہایت کو پہونچاوے یا فرمایا پس پورا کری
وضو پہر کہی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

ہر کہ کہولی جاتی ہین واسطی اوسکی آٹہون دروازی بہشت کی داخل ہو
جونسی سی کہ چاہی اور کنگہی کرنی وضو کی بعد حضرت سی ثابت نہین ہوئے
بلکہ فرمایا ہی کہ ایک دن بیچ کیا کری پہر نماز پڑہی دو رکعت تحیۃ الوضو کی
کہ ثابت ہوا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ تحقیق جبرئیل علیہ السلام
اول جو وحی حضرت پر لائی سکہایا اونکو وضو اور حکم کیا ساتہہ دو رکعتونکی
بعد اوسکی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین کوئی مسلمان
کہ وضو کرے پس اچہی طرح وضو کری یعنی برعایت سنت پہر کہڑا ہووے
پس پڑہی دو رکعت حضور دلسی اور بی ریا اور اخلاص سی مگر کہ واجب ہوتی
ہے واسطی اوسکی جنت اور مستحب ہی کہ اول رکعت مین بعد فاتحہ کی وَالَّذِیْنَ
اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَہُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِہِمْ
وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا وَہُمْ یَعْلَمُوْنَ
اُولٰٓئِکَ جَزَآؤُہُمْ مَّغْفِرَۃٌ مِّنْ رَّبِّہِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِیْ
مِنْ تَحْتِہَا الْاَنْہٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْہَا وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ
تک پڑہی اور دوسری مین وَلَوْ اَنَّہُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَہُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ
وَاسْتَغْفَرَ لَہُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا
تک پڑہی طالف یعنی ظفر جلیل اور تفسیر مدارک مین ابن عباس سی روایت
ہے کہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام نی فرمایا جو شخص کہ پڑہی سبحان اللہ حین
تمسون سی آخر تین آیت تک اور آخر سورۃ والصافات کا یعنی سبحان ربک
سے آخر آیت تک سبہی ہر نماز فرض کی لکہی جاوین اوسکی لیے

نیکیان لقدر گنتی ستارون آسمان کی اور قطرون مینہ کے اور پتون
درختون کی اور مٹی زمین کی اور جب مریگا تو جزا دی جاویگی واسطے اوسکے
عوض ہر حرف کی دس نیکیان بیچ قبر اوسکے اور وہ سارے
آتین یہہ ہین فسبحان اللہ حین تمسون وحین تصبحون وله الحمد فی السموات والارض
وعشیا وحین تظهرون یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی ویحی الارض بعد موتها
وکذلک تخرجون سبحان ربک رب العزة عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد لله
رب العلمین انتہی اب دعائین مذکور ہ قرآن شریف کی لکھی جاتی ہین
ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملته
علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة لنا به واعف عنا واغفر
لنا وارحمنا انت مولنا فانصرنا علی القوم الکافرین ربنا اخرجنا من هذه
القریة الظالم اهلها واجعل لنا من لدنک ولیا واجعل لنا من لدنک
نصیرا ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین
ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار ربنا
فاغفر لنا ذنوبنا وکفر عنا سیاتنا وتوفنا مع الابرار ربنا اننا امنا
فاغفر لنا ذنوبنا وقنا عذاب النار ربنا واتنا ما وعدتنا علی
رسلک ولا تخزنا یوم القیمة انک لا تخلف المیعاد ربنا امنا
فاکتبنا مع الشاهدین ونطمع ان یدخلنا ربنا مع القوم الصالحین
ربنا لا تجعلنا مع القوم الظالمین انت ولینا فاغفر لنا وارحمنا
وانت خیر الغافرین واکتب لنا فی هذه الدنیا حسنة وفی الاخرة

اِنَّا هُدْنَا اِلَيْكَ ۞ رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ۞ رَبَّنَا
اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۞ رَبِّ اجْعَلْنِيْ
مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ ۞ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ
اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۞ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۞ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اَبَدًا اَبَدًا بِرَحْمَتِكَ
يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۞ وَيَا خَيْرَ النَّاصِرِيْنَ ۞ يَا اِلٰهَ الْعَالَمِيْنَ ۞

مناجات عاجز مولف

الہی کرم کر طفیل نبی
کہ عاجز ہی اب است احمدی

تو رحم و کرم ہیہ کر ای ودود
کہ رنج وعنا ہیو نچا حدسی فزود

حضور صا مین عاجز ہراسان ہون
کہون کس سی جیسا پریشان ہون

سوا تیری میری سنی کون بیان
مین عاجز ہون بندا ہون تیرا میان

نکو ہی مہربان اور نہ ہی آشنا
سوا تیری بس ذات کی ای خدا

تجہی سی میری التجا ہیگی اب
دعائین میری کرلی مقبول سب

تو غفار اور ارحم الراحمین
مین عاجز خطا کار از مذنبین

تو قادر غنی اور غفور ای میان
مین عاجز گنہہ کار اور ناتوان

تو داتا و معطی و وہاب ہی
یہہ منگتا ہی مضطر ہی بیتاب ہی

تو رزاق و خلاق مخلوق ہی
یہہ مخلوق و مرزوق ناچیز ہی

تو مالک میرا ہیگا بے گفتگو — گدا مین ترا شاہ میرا ہے تو
تو مولا مرا مین ترا ہون غلام — تری در پہ رکہتا ہون نین سر مدام
ہون سرکار تیری سی امیدوار — نکر نا امید ایسی مجہکو تو خوار
مطالب سبہی میری برلا تو اب — کہ چہوٹون غم و رنج سی جس سبب
چہٹا دی مجہی قرض اور دام سی — رہا کر مجہی ہند کے دام سی
نہ دیکہون مین آنکہون سی بیوار حرب — نہ ہر ایک مسلم کو دیکہون بکرب
نہ دیکہون مین کفار کے سختیان — نہ فجار کی دیکہون بدبختیان
فراغت مجہی اتنی دی ای خدا — کہ چل دون مین یہانسی ہمباک ندا
کوئی ایسا سامان کر دی عطا — کہ جو بہونچون مکہ کے بن مین جا
لئی ساری اہل و عیال اپنی ساتہہ — مدینہ مین جا بیٹہون ایمان کی ساتہ
زیارت کرون روضۂ پاک کی — نشانی جو ہی شاہ لولاک کی
درود و سلام اوسجگہہ جا پڑہون — اوسی آستانی پہ بس جا مرون
نمازین پڑہون اونکی مسجد مین روز — شب و روز حاضر رہون وان بسوز
دلی اور رکہتا ہیہ ارمان ہمین — کہ ہیلی تری گہر کی قربان ہونمین
وہانسی فراغت مین پا ای وو دو — چلا جاؤن شہر مدینہ مین دود
نہ دنیا کی کچہہ فکر ہووی کبہی — رہی فکر ہر دم مجہی آخر دی
ہمیشہ رہون امن و امان سی — سبہی دشمن جان و ایمان سی
رہون جب تلک دار دنیا مین یہان — تری یاد مین ہی رہون جاودان
ہو جب آخری وقت کا دغدغہ — تیری نام پر ہووی بس خاتمہ

تیرا نام جپتا ہوا ای میان
نزع کا بہی وہ وقت آسان ہو
تری نام کی ساتہہ با آبرو
مجہہ عاجز کی ہووی لقیہ مین قبر
ترا نام لیتا اوٹہون قبر مین
جواب نکیر اور منکر وہان
کہڑی کہڑکی میری لئی اوسن ہان
ہوا سرد آوی وہانسی سدا
ہو جسوقت محشر وہان آشکار
رکہی جبکہ میزان جاوی ہان
ہو دوزخ پہ جب پل صراط آشکار
مجہی دیجو فردوس کا وہ مقام
عطا کیجو مجکو شراب طہور
تیرا مجکو دیدار ہووی نصیب
مری والدین اور استاد و پیر
عزیز اقربا اور یار آشنا
رسالہ مرا ہووی مقبول یے
مجہی بہی نصیب اسپہ ہووی عمل
مرا نور عین اس سی ہو بہرہ مند

چلا جاؤن یہانسی مین شادان عیان
نہ غالب کوئی مجہپہ شیطان ہو
نکلجاوی یہہ دم ہی بس آرزو
کہ تا مین ہون جین سی تا بہ حشر
اوٹہون شاد و فرحان مین حشر مین
ہو آسان تری فضل سی امتحان
کرم سی تری آہ سوی جنان
بہشتونکی مجکو یہہ ہی مدعا
شفاعت نبی ص کی سی بیڑا ہو پار
تو نیکی کا پلہ جہکی لی زیان
تو وہانسی ہی تو جلد کر دیجو پار
کہ جسمین نہین رنج کا کچہہ بہی نام
عطا کیجیو مجکو حور و قصور
طفیل اونکی جو ہینگی تری حبیب ص
مرید اور شاگرد و خورد و کبیر
ہو مغفور جنت مین پہونچین وہ جا
ہون سب بہرہ مند اس سی چہوٹی بڑے
کہ پاؤن ثواب اوسکا مین بر محل
کہ ہووی سعادتین بس وہ دو چند

کہی خواجہ عثمان لیس جسکا نام
رہی دین و دنیا مین وہ شادکام

رہی عیش و عشرت مین دن رات وہ
نہ دیکھی کبھی رنج کی بات وہ

عبادت خدا کی سدا وہ کری
گناہون سی رہوری سدا وہ بری

صد و بیست سال اوسکی ہو عمر یہان
کہ جس سی چلی نسل میری عیان

رہی چین و آرام سی وہ سدا
بصحت بعزت بحرمت سدا

رہین دوست اوسکی سدا شادکام
رہین دشمن اوسکی وہ محزون مدام

رہی اوس سی اپنی سدا چشم سرد
نہ دیکھی کبھی وہ کوئی رنج و درد

میری التماسین الہی قبول
سبھی کریو تو تا ہون نہین ملول

ہزارون درود اور ہزارون سلام
محمد پہ نازل تو کرہو مدام

بعد حمد و صلوۃ کی التماس کرتا ہی محمد قطب الدین عفی عنہ بہائی مسلمانون کی خدمت بابرکت میں کہ یہہ رسالہ مولفہ اخی مجمع الحسنات والاخلاق مولوی خواجہ ضیاء الدین صاحب کا عجیب غریب از بس فائدہ مند ہوا ہی ہر بہائی مسلمان کو اسکی ترویج و ترغیب مین سعی بلیغ کرنی چاہئی والسلام علی من اتبع الہدی

تاریخ طبع رسالہ ہذا طبع زاد عاجز

عاجز کا یہہ رسالہ جو تالیف ہو چکا
ابعد احمدی و مطبع مین آکری چہپا

پاکیزہ صاف جبکہ وہ جب کے ہوا تیار
تب شوق پیدا اوسکا خریدارونکو ہوا

زیارت کو اوس رسالہ کی ہر اکجوان شیخ و
مطبع مین ماری ذوق کی آکر ہوا کہڑا

دیکہا جو سب نہی اسکو چہپا مثل آئینہ
لیتی لیہ اوسکی ہوگی وہ تیار سب فنت

بولی سر دل اور سر عشق و سہیل سی
کیا خوب یہہ رسالہ جلاء العیون چہپا

شکر ہی اللہ تعالی کا کہ یہہ رسالہ بیچ مطبع احمدی واقع شاہدرہ لہانی صنلع میرٹہ باہتمام منشی محمد خان چہپا بکلک عبدالرزاق